روزنامہ الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12 نومبر 2013ء 7 محرم 1435 ہجری 12 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 257

بُت پرستی کا زوال

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

(درثمین)

بیت الذکر کی تعمیر، عبادت کا حق ادا کرنے، اچھے اخلاق اپنانے کی تلقین اور تحریک جدید کے 80 ویں سال کے آغاز کا اعلان

امسال تحریک جدید کی مالی قربانی میں پاکستان کے علاوہ جرمنی پہلے، امریکہ دوسرے اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہے

مومن اصلاح بین الناس کرتے، قول سدید کے پابند، سچی گواہی دینے والے اور اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/نومبر 2013ء بمقام ناگویا جاپان کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 نومبر 2013ء کو ناگویا جاپان سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ تقریباً 7 سال کے بعد مجھے یہاں آ کر جماعت احمدیہ جاپان سے مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی، اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن یہ چیز کبھی بھی تفاخر کا موجب نہ بنے، ہمارے مقصد تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجالانے کی کوشش کریں گے۔ منعم علیہ گروہ میں شامل ہونا ہمارا اصل مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کرنے سے یہی چاہا ہے تا کہ یہ جماعت قرآن شریف اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی اور عظمت پر بطور گواہ ٹھہرے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چل کر ہمارے عملوں میں ایک انقلاب ظاہر ہو۔

حضور انور نے جاپان میں تعمیر ہونے والی بیت الاحد کے بارے میں بتایا کہ اس کے مکمل ہونے پر جماعت کا مزید تعارف بھی بڑھے گا۔ قرآنی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع بھی ملے گا۔ حضور انور نے جاپان سے متعلق حضرت مسیح موعود کی نیک خواہش کا بھی اظہار فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ دنیاوی اعتبار سے اور ظاہری اخلاق میں ہم سے بہت آگے ہیں، کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو وہ یہ کہ انہیں خدا سے تعلق جوڑنے کے طریق سکھائیں، فرمایا لیکن سب سے پہلے ہمیں اپنے جائزے لینے اور اپنی عملی حالتوں کو درست کرنا ہوگا۔ حضور انور نے ایک حقیقی مومن میں پائی جانے والی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپس میں محبت و پیار اور اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں، اپنی امانتوں اور عہد بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں، دین کو دنیا پر مقدم کریں، تزکیہ نفس کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے بڑے سے لے کر چھوٹے تک تمام عہدیداروں کو عاجزی اختیار کرنے، غصے کو دبانے اور اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کہ ان تمام باتوں پر عمل کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے اور حضرت مسیح موعود نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اس کے مطابق چلنے والے ہوں۔ فرمایا کہ **ایک دوسرے کی خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں۔** حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آپس کے جھگڑوں اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو۔ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ جاپان میں اجلاسوں اور جلسوں میں پروگرام جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں اور ان پروگراموں کا اردو ترجمہ کا انتظام ہو۔ نہ کہ اردو پروگرام ہوں اور جاپانی میں ترجمے ہوں۔ جاپانی احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں، فرمایا کہ اب انشاء اللہ جاپان میں ایک نئی بیت الذکر بن جائے گی اس سے دعوۃ الی اللہ کے راستے کھلیں گے۔ ہدایت کے راستوں کی تلاش کرنے والوں کی صحیح راہنمائی کریں۔ فرمایا کہ ہر احمدی مرد، عورت جوان اور بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے۔

حضور انور نے تحریک جدید کے 80 ویں نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور گزشتہ سال میں جماعت پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا تذکرہ فرمایا حضور انور نے گزشتہ سال کے کچھ کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے حسب سابق پاکستان اپنی پوزیشن پر قائم ہے۔ پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں جرمنی نمبر 1 پر، دوسرے پر امریکہ اور پھر برطانیہ ہے۔ پاکستان کی جماعتوں میں اول لاہور، دوم ربوہ اور سوم کراچی رہے۔ حضور انور نے امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ اور افریقہ سمیت مختلف ممالک کی جماعتوں کا تفصیلی جائزہ بھی پیش فرمایا۔ جائزے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور ان کو ایمان و ایقان میں بڑھاتا چلا جائے اور ان کی قربانیاں خالصتاً للہ ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں قبول بھی فرماتا رہے۔ آمین

حضور انور کا خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ آئندہ سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوگا۔ احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی خطبہ سننے کی تلقین کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت برائے ایم ٹی اے ربوہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

عظمت و شان قرآن۔ احادیث نبویہؐ کی روشنی میں

مرتبہ: فرخ سلمانی

رشک کے قابل

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہئے ایک وہ جسے خدا تعالیٰ قرآن سکھائے اور وہ دن رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہو یہاں تک کہ اس کا ہمسایہ بھی متاثر ہوکر کہے کہ اے کاش مجھے بھی اس طرح قرآن پڑھنا آتا اور میں بھی ایسا ہی کرتا۔

(بخاری، کتاب فضائل القران باب اغتباط صاحب القرآن حدیث نمبر 5026)

7 دن میں قرآن کا دور

حضرت نبی کریم ﷺ کو جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ہر رات قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرتے ہیں تو ان سے فرمایا کہ ایک مہینہ میں ایک بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر بیس دن میں ایک دور مکمل کر لیا کرو، انہوں نے پھر عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ ہمت ہے۔ اس پر فرمایا: دس دن میں ایک دور مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کیا میں اپنے اندر اس سے بھی زیادہ ہمت پاتا ہوں۔ فرمایا تو پھر سات دن میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرلیا کرو اور اس سے نہ بڑھو کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

(مسلم کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر حدیث نمبر 1963)

قرآن کا مسلسل دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک کاموں میں زیادہ پسندیدہ کام الحال المرتحل ہے یعنی جو شروع قرآن سے آخر تک تلاوت کرتا ہے (اور) جب بھی دور مکمل کرتا ہے پھر سے (دوبارہ) شروع کر دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب القراءات باب القرآن انزل حدیث نمبر: 2872)

عمدگی سے تلاوت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی عمدگی سے تلاوت کرو اور اچھی آوازوں سے مزین کرو۔ اس کو (صحیح) اعراب کے ساتھ (زیر زبر کا خیال رکھ کر) پڑھو کیونکہ قرآن کریم عربی زبان ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ قرآن کریم کو عربی لہجہ میں پڑھا جائے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، باب ما جاء فی اعراب القرآن وتعلیمہ والحث علیہ وثواب من قرأ القرآن معربا جزء 1 صفحہ 23)

خوش الحانی سے تلاوت

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تعلموا اللحن کما تتعلمون حفظه

ترجمہ: قرآن کریم کو پڑھنے کا فن بھی سیکھو جس طرح اس کو حفظ کرتے ہو۔

(کنزالعمال جلد 1 صفحہ 611 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع فی تلاوة القران وفضائلہ الفصل الثالث فی آداب التلاوة حدیث نمبر 2808)

حفظ قرآن کے بعد دہرائی ضروری ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

قرآن کریم کو بار بار دہراؤ کیونکہ یہ بندوں کے سینوں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جیسے جانور اپنی رسی سے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر: 3816)

قرآن نہ بھلاؤ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر بھلا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوگی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن حدیث نمبر 1260)

معارف قرآن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تنقضی عجائبه

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 95 اتقان جلد 2 صفحہ 177 نوع 72 مطبوعہ مصر 1278ھ (مطبوعہ حیدرآباد دکن)

یعنی قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا:۔ کوئی شخص تفقہ فی الدین میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک اس کی نظر قرآن کے کثیر پہلوؤں تک نہ پہنچے۔

(البرہان فی علوم القرآن جلد 1 صفحہ 103۔ الامام بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشی، مطبوعہ مصر 1376ھ 1957ء)

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی ایسی تفسیر لکھ سکتا ہوں جو ستر اونٹوں پر بھاری ہو۔

(جواہر الاطلاع صفحہ 168 شیخ مصطفیٰ یوسف سلام شاذلیؒ طبع مصر 1350ھ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (متوفی 68ھ) کو ایک دفعہ حضرت علیؓ کے یہاں رات گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ساری رات بسم اللہ کی شرح بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔

(زبدۃ الحقائق (از عین القضاۃ ہمدانی) بحوالہ ختم الہدیٰ سبل السوی صفحہ 27 مولفہ حضرت میاں سید شاہ محمد مہدویؒ مطبع فردوسی بنگلور 1291ھ)

قرآن کا حسن

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہر ایک چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کریم کا زیور خوبصورت لحن (خوش آوازی) ہے۔

(معجم الاوسط باب من اسمہ محمد جزء 7 صفحہ 341 حدیث نمبر 7531)

محبت الٰہی سے سرشار

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کیا میں تمہیں اپنے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء اور اپنے صحابہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہوکر محض للہ قرآن کریم کو حفظ کرتے ہیں نیز میری، میرے صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی احادیث کے حافظ ہیں۔

(کنزالعمال جلد 10 صفحہ 151 کتاب العلم من قسم الاقوال، باب الاول فی الترغیب فیہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

اٹک کر پڑھنے کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

تلاوت قرآن میں مہارت رکھنے والا رُتبہ کے لحاظ سے ان معزز حاملین قرآن کے ساتھ ہے جو لکھنے والے اور دور دور سفر کرنے والے اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا اور تلاوت کرتے ہوئے مشقت اٹھاتا ہے تو ایسے شخص کیلئے دوگنا ثواب ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین فضائل القرآن باب فضل الماھر بالقرآن حدیث نمبر 1329)

بہترین ساتھی

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک بار بہت غریب اور مفلوک الحال صحابہؓ کی مجلس میں تشریف لے گئے جو ایک قاری سے قرآن سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے ساتھ مجھے مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی القصص حدیث نمبر: 3181)

والدین کے عذاب میں کمی کا باعث

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص روزانہ قرآن کریم کی دو سو آیات دیکھ کر تلاوت کرے گا اس کی قبر کے اردگرد کی سات قبروں والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین کے سر سے بھی عذاب ہلکا کردے گا اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

(کنزالعمال جلد اول صفحہ 538، حدیث نمبر: 2408)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے

دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے

یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی دین حق کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں

جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو

حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی ضرورت و اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ اور افراد جماعت کو اہم نصائح

حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت مصلح موعود کی بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4/ اکتوبر 2013ء بمطابق 4/ اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود نے رکھی تھی، جب پہلا جلسہ آج سے 123 سال پہلے منعقد ہوا تھا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتے ہیں جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے، کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282-281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَآخَرِیْنَ (-) (الجمعۃ:4) کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود کے الفاظ کہ ”اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“ صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ لوگ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ کی صداقت کے لئے یہ جلسوں کے انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہیں کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا، آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ دنیا کے اس برّاعظم میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اس براعظم کے اور اس ملک کے بڑے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو وہاں سے ہزاروں میل دور ہے اور ہزاروں مرد و خواتین اور بچے اس میں شامل ہیں اور یہی جلسہ تقریباً ایک مہینہ پہلے بڑی شان کے ساتھ دنیا کے اُس ملک کے دارالحکومت میں منعقد ہوا جس نے ایک لمبا عرصہ ہندوستان پر حکومت کی اور جس کے بعض افسران اور پادریوں نے حضرت مسیح موعود پر مقدمے بھی کروائے۔ آپ کو عدالتوں میں بھی کھینچا۔ لیکن آج اُس ملک کی حکومت کے افسران اور لیڈر حتیٰ کہ اُس ملک کے پادری بھی اس اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی قوموں اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کا پیغام ہے۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اسی طرح امریکہ جو دنیا کی بڑی طاقت سمجھی جاتی ہے، اُس کے اربابِ حکومت بھی ہمارے جلسہ میں آ کر، یا اپنے پیغام کے ذریعہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ (دین) کے حقیقی پیغام کا ہمیں جماعت احمدیہ سے پتہ چلا ہے۔

پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی (-) کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے، (دین حق) کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے، (دین حق) کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس اس زمانے میں جب غیر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ (دین حق) کی خوبصورتی کا اقرار کرتے ہیں، جو حقیقی (دین) ہے جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہے تو کیا ایک احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں

کوئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ بھائی چارے میں ایک مثال قائم کرو۔ انکسار اور عاجزی پیدا کرو۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 363 اشتہار نمبر 117 التوائے جلسہ 17 دسمبر 1893ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ایک احمدی کے کرنے کے بہت بڑے کام ہیں۔ حضرت مسیح موعود ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

پس ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں اور مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب احمدی ہونے کے بعد ان باتوں اور ان چیزوں اور اُن توقعات کی تلاش کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود نے ہم سے کی ہیں۔ یہ جلسہ کے تین دن کیونکہ اجتماعی طور پر روحانی ماحول کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تلاش کر کے اور یہاں کے پروگراموں سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں ایک حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

اِس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود نے ہم سے کی ہے۔

جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوت و طاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفسِ امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں''۔ نفسِ امّارہ نفس کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جو بار بار بدی کی طرف لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی بجائے شیطان نے جو دنیا میں بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے، اُس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ برائیوں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ فرمایا کہ یہی انسان کا شیطان ہے جو تمہیں ہر وقت بہکاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ انسانی قوتیں جو انسان کو ورغلاتی رہتی ہیں، ''اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی''۔ فرمایا کہ ''علم و عقل ہی بُرے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں''۔ بعض انسانوں کو اپنے علم پر اور اپنی عقل پر بڑا ناز ہوتا ہے اور یہ ناز ہی اُن کو شیطان بنا دیتا ہے اور یہی علم اور عقل ہی شیطان بن جاتا ہے۔ ''متقی کا کام اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قُویٰ کی تعدیل کرنا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اپنی ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں ٹھیک کرنا ہوگا، صحیح موقعوں پر اور انصاف کے ساتھ استعمال کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ تقویٰ ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی روبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس بیعت میں آ کر بھی اگر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے بیعت کی گئی ہے۔

پھر ایک جگہ تقویٰ کی وضاحت فرماتے ہوئے، ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (المآئدۃ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔'' اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ''جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (الرعد:32)۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے؟ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیّت دعا کا سُرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو ہر وقت اپنے قویٰ سے کام لینا چاہئے۔ فرمایا کہ: ''غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔'' فرمایا: ''میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور صفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔'' یعنی فلاں لوگوں کو ملنا ہے اور ہمیں نہیں مل سکتا، ایسی کوئی فہرست نہیں ہے۔ فرمایا: ''خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی بھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی ایک مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234-233۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ: ''نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ اُلوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے''۔ اللہ تعالیٰ اور بندے میں اسی قسم کا تعلق ہے۔ ''جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو اُلوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔'' رونے اور آہ وزاری کو چاہتا ہے۔ ''اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید رونے دھونے سے اور دعاؤں سے کچھ نہیں ملتا اور آجکل دہریت نے نوجوانوں میں بھی اور بعض لوگوں میں بھی اس قسم کے خیالات بڑے زور شور سے پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت وتصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے''۔ یہ سچی توبہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں، اُن کی پابندی کرنی ہوگی۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد   اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست''

کہ یہ عاشق کیسا ہے کہ یار نے اُس کے حال کو دیکھا تک نہیں۔ اے دوست! درد ہی نہیں ہے ورنہ طبیب تو حاضر ہے۔ تمہارے اندر ہی وہ درد پیدا نہیں ہو رہا ورنہ علاج کے لئے اللہ تعالیٰ تو حاضر ہے۔

فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر عاجزی اور انکساری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے'' غرور و تکبر غضب سے پیدا ہوتا ہے ''اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔'' یعنی غصہ بھی تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور تکبر اور نخوت کی وجہ سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: ''کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔'' انسان اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ ''مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں''۔ یعنی کسی کو اپنے آپ سے کم سمجھیں ''خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے''۔ اگر یہ حقارت دل میں رکھی تو جس طرح ایک بیج بویا جاتا ہے اور بڑھتا ہوا پودا بن جاتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے، اسی طرح یہ حقارت بڑھے گی اور جب یہ حقارت بڑھے گی تو انسان کو ہلاک کر دے گی۔ فرمایا کہ: ''بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں'' بڑوں کو ملے، بڑے ادب سے پیش آئے، بڑی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ ''لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الحجرات:12) کہ تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے''۔ اُن لوگوں کا ہے جو دین بھولنے والے ہیں اور دور ہٹنے والے ہیں۔ ''جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے''۔ ہیں تو ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے، جب وہی اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سب کو ملنے ہیں تو کیا پتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس پر زیادہ ہونے ہیں۔ ''مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ (-) (الحجرات:14)۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 23-22۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے''۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ ''اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو''۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی لڑائی تو نہیں، اللہ تعالیٰ سے سچی صلح یہی ہے کہ اُس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور اُس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے، اُس کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ''اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے''۔ کوشش کرو گے ''تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو'' جڑی بوٹیوں کو ''اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں، ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر اپنے تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔'' ایک انسان مارا جاتا ہے تو باز پرس ہوتی ہے، قانون پوچھتا ہے، لیکن جانور ذبح ہوتے ہیں، کوئی رحم نہیں کرتا۔ ''سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے، کیونکہ کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ...... یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 175-174۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر جماعت کو اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی اُن پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں'' اور یہی ایک سبق ہے جو ہم دنیا کو دیتے ہیں کہ یہ معیار ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا، اور دنیا پھر اس کو پسند کرتی ہے۔ لیکن ہمارے عملی نمونے بھی ایسے ہونے چاہئیں۔

فرمایا: ''انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ اَمّارہ، لوّامہ، مُطمئنّہ۔ اَمّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا'' جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا ''اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے''۔ دل بار بار اُس کو ملامت کرتا ہے کہ میں نے برائی کی۔ فرماتے ہیں کہ: ''مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟'' اس کتے کو۔ ''اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا، مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ

الْجَاهِلِيْنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپؐ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔غرض یہ صفت لوامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کرلیتا ہے۔روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے۔جس قدر اس سے اعراض کرو گے، اسی قدر اُس سے عزت بچالو گے اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلّت خرید لو گے۔نفسِ مُطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلّی انقطاع کرلیتا ہے۔وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے اور وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہی نئی زمین اور آسمان پیدا کرنے حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے۔پس اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو تو جہاں ہم اپنے تعلقات میں، محبت اور پیار میں بڑھنے والے ہوں گے وہاں (دعوت الی اللہ) کے بھی کئی راستے کھولنے والے ہوں گے۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی اور جھگڑا شروع کردیتے ہیں اور جلسوں پر بھی ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اور یہ سب باتیں جلسہ کے تقدس کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔یہاں سے بھی مجھے شکایتیں آتی رہی ہیں کہ باہر نکلے، پارکنگ میں گئے، لڑائیاں ہوگئیں، پرانے جھگڑے تھے، خاندانی جھگڑے تھے یا کاروباری جھگڑے تھے اس پر لڑائیاں ہوگئیں اور ایک جلسہ کا جو تقدس تھا، جو ماحول تھا اُس کو خراب کردیا۔یا نکلتے ہی بھول گئے کہ ہم کیا کرنے آئے تھے اور کیا کر کے جا رہے ہیں۔پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود نے صرف غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کی تلقین نہیں فرمائی ہے کہ غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کرو بلکہ آپس میں بھی قرآنِ کریم فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کہ رحم اور محبت کو اپنے آپ میں بھی رائج کرو اور پہلے سے بڑھ کر کرو، دوسروں سے بڑھ کر کرو۔اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی گئی ہے۔اس لحاظ سے بھی ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

پھر وہ لوگ جو آپ کی جماعت میں شامل ہو کر آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کو بشارت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے (-) (آل عمران:56) یہ تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا۔" یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔"مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجے میں پڑے ہوئے فسق وفجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے، تو یاد رکھو اور دل سے سن لو مَیں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پروا تھی۔مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان کر کے سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچّی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 65-64۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیت سے مانگو۔میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی نہیں بننا چاہتا تو یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔کرامت سے لوگوں کو (دین) کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔مَیں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔دیکھو یہ کروڑہا (-) جو رُوئے زمین کے مختلف حِصَص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر واکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں! یہ بالکل غلط ہے۔یہ (......) کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے۔کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے"۔ اچھے اخلاق دکھاؤ تو یہی کرامت بن جاتی ہے۔"انہوں نے جو (-) ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔انہوں نے (دین حق) کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔نہ تلوار کو دیکھا۔بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ (دین حق) کی سچائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو (دین حق) میں آنے پر مجبور کردیتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 92۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر آپ کے عمل تعلیم کے مطابق ہوں گے، اگر ہمارا ہر قول وفعل قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہوگا، اس طرح ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں تو ایک (دعوت الی اللہ) کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے گا۔صرف پاکستانیوں کی یا چند فجین (Fijian) لوگوں کی یہاں تعداد بڑھنے سے احمدیت نہیں پھیلے گی۔مقامی لوگوں میں (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے بھی اپنے عملوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف پیدا ہو اور یہ بھی ایک جلسہ کا بہت بڑا مقصد ہے۔

پس یہ تقویٰ میں ترقی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ سے تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ، یہی باتیں ہیں جو افرادِ جماعت کو انفرادی طور پر بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی اور من حیث الجماعت، جماعت کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ جماعت کی ترقی میں ہر اُس شخص کو شامل کریں گی جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔جلسہ کے اس ماحول میں ان دنوں میں اپنے جائزے لیں۔ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک ان نصائح اور توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہیں اور کوشش بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے کہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔ان دنوں میں بہت دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دے کر ہماری اصلاح کا ایک اور موقع عطا فرمایا ہے۔دعا کریں ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے۔بلکہ ان میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ان دنوں سے بھرپور فیض اُٹھانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا جنازہ ہے جو حضرت مصلح موعود اور سیدہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 30 ستمبر کو 95 سال کی عمر میں میری لینڈ میں ان کی وفات ہوئی ہے (-)۔

آپ حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت مصلح موعود کی بیٹی، اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور میری خالہ تھیں۔ گویا حضرت خلیفہ اول سے لے کر اب تک خلفاء سے ان کا رشتہ تھا۔ پہلے بھی ان کا میرے سے بڑا پیار کا تعلق رہا۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے امیر مقامی اور ناظرِ اعلیٰ بنایا تو اُس وقت پیار کے ساتھ احترام بھی شامل ہو گیا اور خلافت کے بعد تو اس تعلق میں ایک عجیب طرح کا رنگ آ گیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ناصرات جو احمدی بچیاں ہیں، اُن پر بھی ان کا ایک اس لحاظ سے احسان ہے جو تاریخ احمدیت میں درج بھی ہے کہ 1939ء میں احمدی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا، جس کی پہلی صدر یا نگران محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تھیں اور سیکرٹری صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ تھیں اور اس کی تحریک بھی انہی نے کی تھی۔ آپ کہتی ہیں جب میں دینیات کلاس میں پڑھتی تھی تو میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ جس طرح خواتین کی تعلیم کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے، اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی کوئی مجلس ہونی چاہئے۔ چنانچہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی بیگم صاحبہ اور محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور اسی طرح اپنی کلاس کی بعض اور بہنوں سے خواہش کا اظہار کیا اور ہم نے مل کر لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے ناصرات الاحمدیہ رکھا گیا۔ بلکہ یہ مجلس ہی تھی یا کوئی اجلاس ہو رہا تھا کہ خلیفۃ المسیح الثانی وہاں سے گزرے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ نوجوان لجنہ یا اس طرح کا کوئی لفظ استعمال کیا تھا، کی کوئی تنظیم ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو بہرحال پھر ان کے جو استاد تھے، اُن کی تحریک پر اجازت لی اور پھر باقاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ناصرات الاحمدیہ نام تجویز کیا اور یہ مجلس بنی۔ ہر ایک کا ان کے بارے میں یہی خیال اور تبصرہ ہے کہ انتہائی سادہ مزاج اور غریب نواز تھیں۔ مہمان نوازی کی صفت بہت نمایاں تھی۔ خصوصاً جلسہ کے دنوں میں اپنا سارا گھر مہمانوں کے لئے دے دیا کرتی تھیں اور ایک سٹور میں سارا خاندان اکٹھا ہو جاتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ سٹور بھی نہیں، مہمانوں کے سپرد سارا گھر ہوتا تھا اور آپ گھر والے باہر ٹینٹ لگا کر رہتے تھے۔ مہمانوں کی بہت ہی زیادہ خاطر مدارت کرتی تھیں۔ اور یہ ان میں غیر معمولی صفت تھی۔ امیر و غریب سب کے لئے برابر مہمان نوازی تھی۔ بہت غریب پرور تھیں۔ غریبوں کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔ نہایت خندہ پیشانی سے ان سے پیش آتیں۔ ان کے جو بچے جو انہوں نے پالے، اُن میں سے کئی کے یہی بیان ہیں کہ ہمیں بیٹے یا بیٹی کی طرح رکھا۔ اچھے سکولوں میں تعلیم دلوائی، گھر میں اچھی طرح رکھا، کپڑے اچھے پہنائے اور اُن کی خوراک وغیرہ کا خیال رکھا۔ کئی یتیم بچیوں کی شادیوں کا انتظام آپ نے کیا۔ اور بہرحال مَیں نے تو ان جیسا غریب پرور کوئی کم ہی دیکھا ہے۔ گھر میں اگر کسی یتیم یا غریب کی پرورش کی ذمہ داری لی ہے تو پھر اپنے بچوں کی طرح انہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچے تین بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور۔ سارے امریکہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اپنی والدہ اور والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

سفوف مغز بنولہ: مادہ کی اصلاح کے لئے
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
زد جام عشق: مشہور و معروف گولیاں مکمل اور اصل اجزاء کے ساتھ
کپسول روح شباب: مردانہ کمزوری دور کر کے شباب رفتہ بحال کرتا ہے
مردانہ طاقت کی بے مثال دوائیں
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات 13-2012ء

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 31/اکتوبر 2013ء کو بعد نماز عصر دفتر مجلس انصار اللہ مقامی کے بالائی ہال میں اپنی تقریب تقسیم انعامات سال 13-2012ء منعقد کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے۔

تلاوت، وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم باسل احمد نعیم صاحب ایڈیشنل سیکرٹری عمومی نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ جس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

دوران سال حلقہ جات کی سطح پر 686 جلسہ یوم والدین کے پروگرام منعقد کروائے گئے۔ ان میں 11 ہزار 368 اطفال اور 7934 والدین نے شرکت کی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مقابلہ بین الاضلاع مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان میں ربوہ پاکستان بھر کے اضلاع میں اوّل رہا۔

14-2013ء کے لئے ربوہ کی تجنید 3 ہزار 282 ہے۔ 3 ایام تربیت منائے گئے۔ جن میں نماز تہجد، علمی و ورزشی مقابلہ جات، دعائیہ فیکس، اجتماعی تلاوت، سست اطفال سے رابطہ کے پروگرام شامل تھے۔ دوران سال حضور انور کی بچوں کے ساتھ کلاس اطفال کو سنانے کی خصوصی مساعی کی گئی۔

21 تا 30 دسمبر 2012ء عشرہ تربیت منایا گیا۔ دوران سال 11 وصایا ہوئیں۔ 14 تا 30 اپریل پندرہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ ماہ ستمبر اور اکتوبر میں چالیس روزہ نماز باجماعت کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ دوران سال بلاک وائز جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کے پروگرامز کا انعقاد کروایا گیا جن میں مجموعی طور پر 2 ہزار 367 اطفال شامل ہوئے۔

دوران سال 69 حلقہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگرامز میں مجموعی طور پر 3149 اطفال نے شرکت کی۔

315 وفود فضل عمر ہسپتال عیادت مریضان کی غرض سے گئے۔ ان میں 7 ہزار 275 اطفال شامل ہوئے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت کل 660 افراد کو مفت گرم جرسیاں مہیا کی گئیں۔ جن کی کل مالیت تقریباً پونے دو لاکھ روپے ہے۔ 75 پیکٹ راشن تقسیم کیا گیا جس کی مالیت ایک لاکھ پچانوے ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں چار لاکھ روپے مالیت کے 250 پیکٹ راشن، گیارہ ہزار روپے مالیت کے 13 سوٹ اور 600 اطفال میں 90 ہزار روپے سے زائد مالیت کے عید گفٹس تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کو کل 7 لاکھ 76 ہزار روپے کی خدمت خلق کرنے کی توفیق ملی۔

دوران سال آل پاکستان علمی ریلی میں شمولیت کی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ربوہ پاکستان بھر کی مجالس میں اوّل رہا۔ اطفال سے مرکزی امتحانات ستارہ، ہلال، قمر اور بدر 2 ہزار 205 کی تعداد میں حل کروا کر مرکز ارسال کئے گئے۔ اسی طرح دوران سال 1654 پرچہ جات روحانی خزائن معیار کبیر کے اطفال سے حل کروا کر مرکز ارسال کئے گئے۔

حلقہ جات کی سطح پر 898 انفرادی مقابلہ جات اور 638 اجتماعی مقابلہ جات کروائے گئے۔ آل پاکستان ورزشی ریلی میں شرکت کی گئی اور الحمدللہ ربوہ پاکستان بھر میں اوّل رہا۔ بلاک وائز ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں 30 انفرادی ورزشی مقابلہ جات اور 27 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا۔ مجموعی طور پر ایک ہزار 364 اطفال شامل ہوئے۔

سال 2012ء میں دفتر اطفال ربوہ کے چندہ وقف جدید کا ٹارگٹ 17 لاکھ 98 ہزار روپے کا تھا۔ جس کے مقابل الحمدللہ 20 لاکھ 5 ہزار 415 روپے وصولی ہوئی اور پاکستان بھر میں دفتر اطفال میں ربوہ کی تیسری پوزیشن رہی۔

دوران سال 30 حلقہ جات نے ''صنعتی نمائش'' کا انعقاد کیا۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دوران سال عمدہ کارکردگی دکھانے پر اعزاز پانے والے حلقہ جات اور منتظمین اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد ازاں حاضرین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر تمام مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جبکہ شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

☆......☆......☆

خبریں

فلپائن میں سمندری طوفان تاریخ کا بدترین

سمندری طوفان ویتنام پہنچ گیا، فلپائن میں ہلاکتیں 10 ہزار ہوگئیں۔ حکام کے مطابق صرف ایک صوبے میں 10 ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے جبکہ 40 لاکھ بے گھر ہوگئے ہیں۔ طوفان کے باعث ہنستی کھیلتی بستیاں کھنڈرات بن گئیں۔ دنیا کے طاقتور ترین طوفان نے ہر شے کو تلپٹ کر دیا اور تباہی کی ایسی داستان رقم ہوئی کہ الامان الحفیظ۔ ہیان طوفان جب فلپائن سے ٹکرایا تو ہوا کی شدت تھی۔ 171 کلومیٹر فی گھنٹہ جو 315 کلومیٹر فی گھنٹہ تک جا پہنچی تھی۔ بجلی کا نظام، مواصلات سڑکیں، راستے سب تباہ ہوچکا ہے، لاشیں سڑکوں پر بکھری ہیں، عمارتیں زمین بوس ہوچکی ہیں، آہ و بکا کرتے باقی ماندہ لوگ امداد کے منتظر ہیں۔ حکام کے مطابق فلپائن کے مطابق ہیان طوفان بڑی تعداد میں جانوں کو نگل گیا ہے۔ طوفان سے متاثرہ 40 لاکھ افراد متاثرین کو امداد فراہم کرنے کے لئے سرکار، فوج اور اقوام متحدہ کے ادارے ان تھک کوشش کر رہے ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے اکثر سڑکیں استعمال کے قابل نہیں ہیں۔ بڑی عالمی شخصیات اور اداروں نے فلپائن میں طوفان سے متاثرہ لوگوں کی انسانی بنیادوں پر فوری طور پر امداد کی اپیل کی ہے۔ فلپائن میں برطانوی نشریاتی ادارے کے نامہ نگار کے مطابق ہزاروں مکانات زمین بوس ہوچکے ہیں اور وہاں پینے کے صاف پانی اور خوراک کی قلت پیدا ہوگئی ہے جبکہ کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی بھی معطل ہے۔ فلپائن کے ریڈ کراس کے سیکرٹری جنرل گونڈا لائن پانگ نے بتایا ہے کہ طوفان سے ہونے والے نقصان کا اندازہ لگانے میں کئی دن لگ سکتے ہیں۔ دارالحکومت منیلا میں برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق ٹیکلو بان سے ملنے والے ویڈیوز سے معلوم ہوتا ہے کہ جب طوفان آیا تو شہر میں پانی بھر گیا۔ انہوں نے بتایا کہ امدادی ایجنسیاں متاثرہ شہر تک پہنچنے کی تگ و دو میں ہیں کیونکہ وہاں کے ہوائی اڈے کو نقصان پہنچا ہے۔ سمندری طوفان، ہیان، فلپائن میں ہزاروں افراد کی جان لینے کے بعد ویتنام پہنچ گیا جہاں اب تک مختلف حادثات میں 6 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔

(روزنامہ جنگ 11 نومبر 2013ء)

بلدیاتی انتخابات کیلئے ختم نبوت پر ایمان

بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والے تمام مسلم امیدواروں کیلئے دستور پاکستان کے تحت حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنے کا بیان حلفی داخل کروانا لازمی قرار دے دیا گیا ہے بلدیاتی انتخابات کیلئے تیار کئے جانے والے کاغذات نامزدگی کا اس بیان حلفی کو اس مرتبہ حصہ نہیں بنایا گیا تھا۔ جس کے خلاف مذہبی جماعتوں کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا جس کے بعد سپیشل سیکرٹری بلدیات پنجاب کی طرف سے صوبہ بھر کے ڈی آر اوز اور آر اوز کو ہنگامی طور پر ایک مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ جنرل سیٹوں پر الیکشن میں حصہ لینے والے تمام مسلم امیدواروں سے ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کا بیان حلفی ان کے کاغذات نامزدگی کے ساتھ حاصل کریں جس پر امیدواروں کو اپنا انگوٹھا بھی دستخطوں کے ساتھ ثبت کرنا ہوگا اور کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کا نمبر بھی درج کرنا ہوگا۔

(روزنامہ جنگ 11 نومبر 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔نومبر

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 نومبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2008ء
4:05 am	حضرت امام حسینؓ
6:05 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:50 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2008ء
8:50 am	حضرت امام حسینؓ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	طلباء کے ساتھ ملاقات پروگرام 24 مئی 2013ء
2:00 pm	سوال وجواب 4 جولائی 1984ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 8 نومبر 2013ء
10:00 pm	حضرت امام حسینؓ کی سوانح حیات
11:30 pm	طلباء کے ساتھ ملاقات

مکان برائے فروخت
10 مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری مکان واقع ناصر آباد شرقی (بالمقابل گراؤنڈ) نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0332-7052473
پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً: فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
03317797210
047-6212633
پروپرائیٹر: شاہد محمود

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بیوٹی
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس، خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنا اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone برقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755